© rasailojaraid.com

چند لمحات کے لیے، چاہے صرف ۱۵، ۲۰ منٹ ہی کیوں نہ ہوں قرآن کریم کی تلاوت و ترجمہ سننے کا موقع فراہم کریں۔ اس عظیم کتابِ ہدایت کا سننا اور ترجمہ کے ساتھ سننا ان شاء اللہ انھیں قرآن کریم سے قریب کرے گا اور نتیجتاً وہ نماز بھی باقاعدگی سے ادا کرنے کی طرف راغب ہوں گے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (ڈاکٹر انیس احمد)

لڑکیوں کی انٹرنیٹ پر چیٹنگ

س: لڑکیوں کا انٹرنیٹ کا استعمال کیسا ہے، اور کیا وہ لڑکوں کے ساتھ chatting کرسکتی ہیں؟ اگر اُن کی نیت خالص ہو کہ وہ دین کی باتیں لوگوں تک پہنچائیں تو ایک chatroom میں صرف نام اور جنس لکھنی ہوتی ہے اور پھر آپ چیٹ روم میں داخل ہوجاتے ہیں۔ آواز کا اور چہرے کا بھی مکمل پردہ ہوتا ہے کیونکہ وہ چیٹ روم صرف لکھ کر چیٹنگ کے لیے ہوتا ہے۔ کیمرہ یا آواز وغیرہ کا کوئی انتظام نہیں ہوتا۔ انٹرنیشنل روم ہوتا ہے جہاں دنیا بھر سے لوگ آن لائن ہوتے ہیں۔ اکثریت تو لغو اور فحش گفتگو کرتی ہے، اگر کوئی اسلام کی بات بھی کردے تو کیا حرج ہے کیونکہ ''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے''۔ کیا مختلف لوگوں سے چیٹ کر کے اُن کو اسلام کی دعوت دی جاسکتی ہے؟ کیا یہ لڑکیوں کے لیے ممنوع اور حرام ہے؟ کیونکہ اگر یہ فریضہ بالفرض لڑکے سرانجام دیں تو چیٹ روم میں مختلف لڑکیاں بھی ہوتی ہیں۔ پھر وہ بھی تو اُن سے چیٹ کریں گے؟ [سائلہ نے متعدد مثالیں دی ہیں کہ اس نے مسلمانوں کو نماز کی ترغیب دی، السلام علیکم کرنے کے لیے کہا، غلط گفتگو کرنے والے کو اس نے مسلمان ہونے کا احساس دلایا، غیر مسلم کو اسلام کے مطالعے کی طرف توجہ دلائی وغیرہ وغیرہ]

ج: آپ کے سوال میں تین پہلو بالخصوص غور طلب ہیں۔ اول یہ کہ کیا انٹرنیٹ کا تعلیمی یا معلوماتی نقطۂ نظر سے استعمال درست ہے۔ دوئم کیا نیٹ پر ایک مسلمان طالبہ یا طالب علم کسی اجنبی فرد سے وہ مرد ہو یا عورت بغیر کسی سابقہ تعارف کے اچانک 'گپ خانے' یا chat home میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

داخل ہوکر اپنا نام یا جنس بتائے بغیر گھنٹوں تبادلۂ خیال کرسکتی ہے۔ تیسری بات یہ کہ اگر نیٹ کے ذریعے دعوت دین دی جائے تو کیا ایسا کرنا درست ہوگا؟

جہاں تک انٹرنیٹ حتیٰ کہ 'گپ خانے' میں جا کر دعوتِ دین دینے کا تعلق ہے، اگر آپ کو یقین ہے کہ آپ کی بات کو ہنسی مذاق نہیں سمجھا جائے گا اور اس طرح دوسروں کی اصلاح ہوسکتی ہے، ان تک حق کا پیغام پہنچ سکتا ہے تو بظاہر اس میں کوئی قباحت نظر نہیں آتی لیکن بالعموم چیٹ ہاؤس میں جس طرح کی گفتگو کی جاتی ہے وہ نہ تو سنجیدہ کہی جاسکتی ہے اور نہ اخلاقی طور پر اسے قبول کیا جاسکتا ہے۔ عموماً جو نوجوان چیٹ کرتے ہیں۔ وہ مصنوعی قصے گھڑ کر یا جنسی گفتگو کی تلاش میں اس طرف آتے ہیں اور اس بات کا پورا امکان رہتا ہے کہ کم از کم آپ خود کسی بُری بات میں پہل نہ بھی کریں تو غیر شعوری طور پر آپ تک ایسے پیغامات پہنچتے ہیں جو اخلاقی طور پر ناجائز کہے جاسکتے ہیں۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا، اگر آپ کا تجربہ یہ بتاتا ہے کہ آپ کی بات سنی جائے گی اور اس پر سنجیدگی سے غور ہوگا تو دعوتی نقطۂ نظر سے ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ بات یاد رکھیے کہ آپ کا ہر لحہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امانت ہے اور ہمیں اپنے کانوں، آنکھوں اور قلب تینوں کی جواب دہی کرنی ہے۔

جہاں تک تعلق کسی اجنبی سے بات کرنے میں پہل کرنے کا ہے تو دین کا مدعا یہی نظر آتا ہے کہ ایک مسلمان طالبہ کا کسی لڑکی کے ساتھ بات کرنا تو درست ہے لیکن کسی اجنبی لڑکے کے ساتھ تبادلۂ خیال کرنے اور اس کام میں گھنٹوں مصروف رہنے کو جائز نہیں کہا جاسکتا۔ یہ ایسا ہی ہے کہ ایک کمرے میں کسی اجنبی کے ساتھ بات چیت کی جارہی ہو۔ اس سے مکمل اجتناب کرنے کی ضرورت ہے۔ شیطان ایسے ہی چور دروازوں سے داخل ہوتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ دل سے برائی کے احساس کو مٹا دیتا ہے۔

انٹرنیٹ کا تعلیم و تحقیق کے لیے استعمال غالباً اس دور کے ابلاغی انقلاب کا ایک مفید تحفہ ہے۔ آج اگر آپ کو قرآن و سنت سے کسی حوالے کی ضرورت ہو تو بجائے لائبریری میں گھنٹوں صَرف کرنے کے انٹرنیٹ پر موجود مواد تک چند لمحات میں پہنچ کر طے کیا جاسکتا ہے کہ کون سی معلومات مفید ہیں اور کون سی غیر مطلوب ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مسلمان طلبہ و طالبات بجائے چیٹ کرنے کے اپنے ویب سائٹ قائم کرسکتے ہیں، اور الحمدللہ یورپ و امریکا میں اور مشرق وسطیٰ کے بعض ممالک میں نوجوانوں نے ایسا کیا بھی ہے۔ اس طرح انٹرنیٹ کا تعلیمی اور دعوتی استعمال 'گپ خانے' کے علاوہ شاید زیادہ مؤثر طور پر کیا جاسکتا ہے، اور وہ بے شمار غلط فہمیاں دُور ہوسکتی ہیں جو اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں پائی جاتی ہیں۔(ا-ا)

نماز، روزہ: آتش پرستوں کی اصطلاح؟

س: میں ۴۷ سال کا ہوں، لیکن ۵۰ سال کی عمر تک نماز روزے کا اہتمام نہیں کرسکا کیونکہ قرآن یا حدیث میں مجھے نماز، روزہ کہیں نظر نہیں آیا۔ تمام عمر جستجو رہی اور قرآن کے گہرے مطالعے سے حقیقت کھلی کہ یہ 'صلوٰۃ' اور 'صوم' ہیں جنھیں ہم نے نماز اور روزے کا نام دیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ صلوٰۃ صرف پانچ وقت کی عبادت نہیں ہے بلکہ قرآن کے مطابق اور بہت کچھ ہے جو سب مل کر 'اقام الصلوٰۃ' بنتا ہے، اور یہ کہ اللہ کی عبادات کو نماز اور روزہ کے مشرکانہ ناموں سے موسوم کرنا غلط ہی نہیں بلکہ کفر کے زمرے میں آتا ہے۔ لفظ صلوٰۃ اور صوم صرف اور صرف اللہ کی عبادات کے نام ہیں۔ یہ دونوں لفظ قرآن یا عربی میں کسی اور معنی میں استعمال نہیں ہوئے۔ اسی طرح لفظ نماز اور روزہ صرف اور صرف آتش پرستی کی عبادات کے نام ہیں۔ یہ دونوں لفظ فارسی زبان میں کسی اور معنی میں استعمال نہیں ہوئے۔ چنانچہ صلوٰۃ اور صوم کو نماز اور روزے سے موسوم کر کے ہم مسلمان قرآن کی صریح نافرمانی کررہے ہیں۔ اگر میں غلط فہمی کا شکار ہوں تو صرف اور صرف قرآن کی سند سے میرے اندیشوں کا مداوا کریں۔

ج: اسلام ایک ایسا دین ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور نافذ بھی ہوگیا۔ ایک دنیا کو اس نے مسخر کیا، ایک عظیم خلافتِ راشدہ اور ایک عظیم الشان اُمت دنیا کے سامنے آئی۔ ۱۵۰۰ سال میں یہ دین ایک نسل کو دوسری نسل سے وراثت میں ملا۔ اگر آپ اس عظیم الشان عمارت

© rasailojaraid.com